ایلفی لگے ہونے کی صورت میں وضو و غسل کا حکم

مجیب: ابو حفص مولانا محمد عرفان عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-2590

تاریخ اجراء: 14 رمضان المبارک 1445ھ / 25 مارچ 2024ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

اگر کوئی شخص رپیئرنگ کا کام کرتا ہو اور اپنے کام میں ایلفی کا استعمال کرتا ہو، ایلفی کے استعمال کے دوران کچھ ایلفی اس کے ہاتھوں پر بھی لگ جاتی ہو اور اس سے بچنا بہت مشکل ہو۔ کیا ایسے شخص کے لئے وضو و غسل کے معاملے میں رخصت ہو گی یعنی اسے اس بات کی اجازت ہو گی کہ وہ ہاتھوں سے ایلفی ہٹائے بغیر ہی وضو و غسل کرلے تو اس کا وضو و غسل درست ہو کر نماز ہو جائے، یا پھر اسے بہر حال ایلفی ہٹا کر ہی وضو و غسل کرنا ہو گا؟ شرعی رہنمائی فرمادیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

رپیئرنگ وغیرہ کے کام میں ایلفی کے استعمال کے دوران، اگر ایلفی انگلیوں کے ناخنوں پر لگ جائے تو وضو و غسل کیلئے اُس ایلفی کا چھڑانا ضروری ہو گا کہ ناخنوں پر لگی ایلفی عام طور پر بآسانی اتر جاتی ہے، اُسے اتارنے میں زیادہ مشقت نہیں ہوتی۔ اسی طرح جو ایلفی انگلیوں اور ہاتھوں کی کھال پر لگی ہو تو اس صورت میں جتنی ایلفی آسانی سے اتاری جاسکتی ہو، اُتنی اتار کر اس کے نیچے پانی بہانا ضروری ہو گا، اُسے ہٹائے بغیر وضو و غسل کر لینے سے وضو و غسل نہیں ہو گا اور نماز بھی نہیں ہو گی۔ البتہ جس ایلفی کے اتارنے میں مشقت اور ضرر کا سامنا ہو اور اُسے اتارنے میں کھال اُدھڑنے اور تکلیف پہنچنے کا اندیشہ ہو تو اب حرج و مشقت کی وجہ سے اُس ایلفی والی جگہ کے نچلے حصے کو دھونا معاف ہو جائے گا، اور اس کے لگے ہونے کی حالت میں ہی وضو و غسل درست ہو جائے گا اور نماز بھی ہو جائے گی۔

نیز جب ایسے لوگوں کو بار بار ایلفی سے واسطہ پڑتا ہے تو اگر کبھی ایسا ہو کہ ہاتھوں پر ایلفی لگے ہونے کا علم نہ ہو اور وہ اسی حالت میں وضو یا غسل کر کے نماز ادا کرلیں، تو اب دفع حرج کیلئے بطور رخصت ایسے لوگوں کا وضو و غسل ہو جائے گا اور نماز ہو جائے گی، کیونکہ جس چیز کی آدمی کو عموماً یا خصوصاً ضرورت پڑتی ہو اور اس کی دیکھ بھال کرنے، اس کے لگے ہونے یا نہ لگے ہونے پر مسلسل توجہ رکھنے، اس سے بچنے اور احتیاط کرنے میں حرج واقع ہو تو ان کے

متعلق حکم یہ ہوتا ہے کہ اگر ایسی کوئی چیز جسم پر لگی رہ جائے اور آدمی کو معلوم نہ ہو، تو اُس کا وضو یا غسل ہو جائے گا اور نماز پڑھ لی، تو وہ بھی ہو جائے گی۔

البتہ! اگر نماز پڑھنے کے بعد معلوم ہو جائے، تو اب آئندہ کیلئے کوشش بھر اُسے چھڑانا واجب ہو گا، اور اُسے چھڑائے اور دھوئے بغیر اب وضو و غسل کریں گے، تو وضو و غسل نہ ہو گا اور ایسے وضو و غسل کے بعد اگر نماز پڑھیں گے، تو وہ نماز نہ ہو گی، کیونکہ رخصت محض بچنے اور نگہداشت میں حرج کی وجہ سے تھی، لیکن جب اس کا لگا ہونا معلوم ہو گیا اور اسے چھڑانے میں ضرر و تکلیف بھی نہیں، تو اس کی رخصت نہ ہو گی۔

مشورہ: رپیئرنگ کے کام کرنے والوں کو چاہئے کہ ایلفی اور اس جیسی چیزوں کے استعمال سے پہلے اپنے ہاتھوں میں دستانے پہن لیں، تا کہ ہاتھوں پر ایلفی وغیرہ نہ لگے اور وضو و غسل کے لیے انہیں کسی دشواری کا سامنا نہ ہو۔

ہاتھوں پر ایلفی لگ جائے تو جس کا چھڑانا ممکن ہو، اسے وضو و غسل کیلئے چھڑانا ہو گا، بغیر چھڑائے وضو و غسل نہ ہو گا، چنانچہ فتح القدیر اور فتاوی عالمگیری میں ہے: واللفظ للاول: ”ولو لزق بأصل ظفره طين يابس ونحوه أو بقي قدر رأس الإبرة من موضع الغسل لم يجز“ ترجمہ: اگر اس کے ناخن کے اوپر خشک مٹی یا اس کی مثل کوئی اور چیز چپک گئی یا دھونے والی جگہ، سوئی کے ناکے کے برابر باقی رہ گئی تو جائز نہیں ہے (یعنی غسل اور وضو نہیں ہو گا۔)

(فتح القدیر، کتاب الطھارات، ج 1، ص 16، دار الفکر، بیروت)

منیۃ المصلی میں ہے: ”وذكر في المحيط إذا كان على ظاهر بدنه جلد سمك أو خبز ممضوغ قد جف و اغتسل أو توضأ ولم يصل الماء إلىٰ ما تحته لم يجز“ ترجمہ: محیط میں ذکر کیا ہے کہ اگر کسی آدمی کے جسم پر مچھلی کی جلد یا چبائی ہوئی روٹی لگی ہے اور خشک ہو چکی ہے اس حالت میں اس نے غسل یا وضو کیا اور پانی اس کے نیچے جسم تک نہیں پہنچا تو غسل اور وضو نہیں ہو گا۔ (منیۃ المصلی مع غنیۃ المتملی، جلد 1، صفحہ 103، مطبوعہ کوئٹہ)

جس ایلفی کے اتارنے میں مشقت و حرج ہو، تو اس کا اتارنا معاف ہو گا، اور اسے اتارے بغیر بھی وضو و غسل ہو جائے گا، جیسا کہ سیدی اعلی حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فتاوی رضویہ میں لکھتے ہیں: ”حرج کی تین صورتیں ہیں: ایک یہ کہ وہاں پانی پہنچانے میں مضرت ہو جیسے آنکھ کے اندر۔ دوم مشقت ہو جیسے عورت کی گندھی ہوئی چوٹی۔ سوم بعد علم واطلاع کوئی ضرر و مشقت تو نہیں مگر اس کی نگہداشت، اس کی دیکھ بھال میں دقت ہے جیسے مکھی مچھر کی بیٹ یا الجھا ہوا گرہ کھایا ہوا بال۔ قسم اول و دوم کی معافی تو ظاہر اور قسم سوم میں بعد اطلاع ازالہ مانع ضرور

ہے مثلاً جہاں مذکورہ صورتوں میں مہندی، سرمہ، آٹا، روشنائی، رنگ، بیٹ وغیرہ سے کوئی چیز جمی ہوئی دیکھ پائی، تو اب یہ نہ ہو کہ اُسے یوں ہی رہنے دے اور پانی اوپر سے بہادے، بلکہ چھڑا لے کہ آخر ازالہ میں تو کوئی حرج تھا ہی نہیں، تعاہد میں تھا، بعد اطلاع اس کی حاجت نہ رہی" ومن المعلوم ان ما کان لضرورۃ تقدر بقدرھا (اور یہ بات معلوم ہے کہ جو چیز ضرورت کی وجہ سے ثابت ہو، وہ بقدرِ ضرورت ہی ثابت ہوتی ہے۔) (فتاوی رضویہ، جلد1، حصہ دوم، صفحہ 610،611، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

ایسی چیز جس سے بچنا ممکن نہ ہو، اگر جسم پر لگ جائے اور علم نہ ہو تو وضو و غسل ہو جائے گا، تنویر الابصار مع در مختار وردالمحتار میں ہے: وبین الھلالین عبارۃ رد المحتار: "ولا یمنع الطھارۃ ونیم أی خرء ذباب وبرغوث لم یصل الماء تحتہ (لان الاحتراز عنہ غیر ممکن)" ترجمہ: مکھی یا پسّو کی بیٹ کہ جس کے نیچے پانی نہ پہنچے، طہارت سے مانع نہیں، کیونکہ اس سے بچنا ممکن نہیں۔ (ردالمحتار علی الدر المختار، کتاب الطھارۃ، ج1، ص154، دار الفکر، بیروت)

سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن ارشاد فرماتے ہیں: "جس چیز کی آدمی کو عموماً یا خصوصاً ضرورت پڑتی رہتی ہے اور اس کے ملاحظہ و احتیاط میں حرج ہے، اس کا ناخنوں کے اندر یا اوپر یا اور کہیں لگا رہ جانا اگرچہ جرم دار ہو اگرچہ پانی اس کے نیچے نہ پہنچ سکے جیسے پکانے، گوندھنے والوں کے لئے آٹا، رنگریز کے لئے رنگ کا جرم، عورات کے لئے مہندی کا جرم، کاتب کے لئے روشنائی، مزدور کے لئے گارا، مٹی، عام لوگوں کے لئے کوئے یا پلک میں سرمہ کا جرم، بدن کا میل، مٹی، غبار، مکھی، مچھر کی بیٹ وغیرہ، کہ ان کا رہ جانا فرض اعتقادی کی ادا کو مانع نہیں (یعنی وضو و غسل ہو جائے گا)۔" (فتاوی رضویہ، ج1، حصہ1، ص269، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم